سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۲۷)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت سعد بن خولہ قریش کی شاخ بنو عامر بن لؤی سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے قرشی اور عامری کی نسبتوں سے جانے جاتے ہیں۔ کچھ مورخین کا خیال ہے کہ وہ ایران سے یمن میں آئے، پھر بنو عامر کے حلیف بن گئے۔ کچھ کہتے ہیں کہ وہ بنو عامر کے آزاد کردہ (مولیٰ) تھے۔ دو مختلف روایتوں میں بنو عامر بن لؤی کے حضرت وہب بن سعد یا اسی قبیلے کے حضرت ابورہم بن عبد العزیٰ کو ان کا آزاد کنندہ بتایا گیا ہے (انساب الاشراف ۱/ ۲۵۵)۔

حضرت سعد بن خولہ کی والدہ حضرت وہب کے والد سعد بن ابو سرح کی باندی تھیں۔ بخاری اور مسند احمد کی روایات میں نام حضرت سعد بن خولہ کے بجاے سعد بن عفرا نقل ہوا ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں: اگرچہ کہا گیا ہے کہ خولہ ان کی والدہ کا نام اور عفرا ان کا لقب تھا یا ان میں سے ایک ان کی دادی کا نام تھا، لیکن یہ بات فہم سے قریب تر ہے کہ خولہ ان کے والد کا اور عفرا والدہ کا نام تھا (فتح الباری ۴/ ۱۸۸)۔

ابو سعید حضرت سعد بن خولہ کی کنیت تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ ابن اسحٰق نے بنو عامر بن لوی کے حلیف کے طور پر سعید کے مبہم نام سے ان کا ذکر کیا ہے (السیرۃ النبویۃ، ابن اسحٰق ۲۸۵)۔ ابن جوزی نے بھی مہاجرین حبشہ میں ان کا شمار سعید بن خولہ کے نام سے کیا ہے۔

ولدیت کا اختلاف

کتب صحابہ میں حضرت سعد بن خولی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ان کے حالات زندگی وہی بتائے گئے ہیں جو حضرت سعد بن خولہ کے ہیں۔ ابن مندہ کے خیال میں یہ دو الگ الگ شخصیات ہیں، جب کہ ابو نعیم اصفہانی ان کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ ایک ہی صحابی ہیں جن کی ولدیت میں معمولی لفظی اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن سعد کی یہ عبارت اس بات کی تائید کرتی ہے: موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحٰق اور محمد بن عمر نے نام سعد بن خولہ بتایا، جب کہ ابو معشر انھیں سعد بن خولی کے نام سے یاد کرتے ہیں (الطبقات الکبریٰ، رقم ۸۰)۔

ایمان و اسلام

حضرت سعد بن خولہ کا شمار اسلام کی طرف سبقت کرنے والے صحابہ میں شمار ہوتا ہے، اگرچہ ابن اسحٰق اور ابن ہشام کی مرتبہ فہارس سابقین میں ان کا نام نہیں دیا گیا۔

ہجرت حبشہ

حضرت سعد بن خولہ ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے۔ بنو عامر کے حضرت ابو سبرہ بن ابو رہم، حضرت عبد اللہ بن مخرمہ، حضرت عبد اللہ بن سہیل، حضرت سلیط بن عمرو، حضرت سکران بن عمرو، حضرت مالک بن زمعہ اور حضرت حاطب بن عمرو ان کے ہم سفر تھے۔

مکہ کو پلٹنا

حضرت سعد بن خولہ ان تینتیس اصحاب میں شامل تھے جو مشرکین مکہ کے اسلام کی افواہ سن کر حبشہ سے جلد لوٹ آئے اور مکہ میں داخل ہو گئے۔ بنو عامر بن لوی کے حضرت عبد اللہ بن مخرمہ، حضرت عبد اللہ بن سہیل، حضرت ابو سبرہ بن ابو رہم، ان کی اہلیہ حضرت ام کلثوم بنت سہیل، حضرت سکران بن عمرو اور ان کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ بھی مکہ واپس آ گئیں۔ ان اصحاب نے مکہ ہی سے مدینہ ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں

شریک ہوئے، ماسواے حضرت سکران کے، جنھوں نے ہجرت مدینہ سے قبل مکہ میں وفات پائی اور حضرت عبداللہ بن سہیل کے، جنھیں ان کے والد سہیل بن عمرو نے بیڑیوں سے جکڑ کر قید کر لیا۔

ہجرت مدینہ

حضرت سعد بن خولہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت کلثوم بن ہدم کے مہمان ہوئے۔

غزوات میں جاں بازی

حضرت سعد بن خولہ نے جنگ بدر میں شرکت کی (بخاری، کتاب المغازی، باب ۱۳)۔ واقدی کا یہ قول محل نظر ہے کہ تب ان کی عمر پندرہ برس تھی، ابن سعد کی بتائی ہوئی پچیس برس کی عمر درست لگتی ہے۔ بنو عامر بن لوی کے حضرت ابو سبرہ بن ابو رہم، حضرت عبداللہ بن مخرمہ، حضرت عبداللہ بن سہیل، حضرت عمیر بن عوف اور حضرت حاطب بن عبدالعزیٰ نے بھی غزوۂ فرقان میں مشرکین مکہ سے قتال کیا۔ حضرت سعد بن خولہ جنگ احد، جنگ خندق اور صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

وفات

مشہور روایت کے مطابق حضرت سعد بن خولہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں وفات پائی۔ اس روایت کو درست نہیں مانا گیا کہ ان کا انتقال ۷ھ میں ہوا۔ واقدی کہتے ہیں: آخری وقت حضرت سعد بن خولہ نے مکہ میں سکونت اختیار نہ کی تھی، بلکہ کسی ضرورت کے تحت وہاں آئے تھے۔

یہ روایت درست نہیں لگتی کہ حضرت سعد بن خولہ نے مدینہ ہجرت نہ کی تھی اور مکہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس بات پر اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ حضرت سعد نے جنگ بدر میں شرکت کی جو ان کے ہجرت کرنے کے بعد ہوئی۔

حضرت سبیعہ کی عدت

حضرت سعد بن خولہ کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ حضرت سبیعہ بنت حارث حاملہ تھیں، ان کی وفات کے فوراً (پندرہ یا پچیس دن بعد، نسائی، رقم ۳۵۳۸، ۳۵۳۹) بعد بچے کی ولادت ہوئی۔ جب وہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے بناؤ سنگار کر لیا۔ اس اثنا میں بنو عبدالدار کے حضرت ابو السنابل

بن بعلک آئے اور کہا: کیا بات ہے، تم رشتہ مانگنے والوں کے لیے تیار بیٹھی ہو؟ اللہ کی قسم، تم نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار ماہ دس دن کی عدت پوری نہیں کر لیتی۔ حضرت سبیعہ نے اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وضع حمل کے بعد تو حلال ہو گئی ہے اور حسب خواہش نکاح کرنے کے لیے آزاد ہے (بخاری، رقم ۳۹۹۱۔ مسلم، رقم ۳۷۱۵۔ ابوداؤد، رقم ۲۳۰۶۔ نسائی، رقم ۳۵۴۸۔ احمد، رقم ۲۷۴۳۵۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۰۲۰۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۴۶۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۲۹۴)۔ چنانچہ حضرت سبیعہ نے حضرت ابوالسنابل کا رشتہ چھوڑ کر اپنی قوم کے ایک نوجوان سے بیاہ کر لیا (نسائی، رقم ۳۵۴۹)۔

حضرت سبیعہ کو اختتام عدت کا حکم دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان الٰہی نافذ فرمایا: 'وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ'، ''اور حمل والیاں، ان کی عدت یہ ہے کہ اپنے حمل سے فارغ ہو جائیں'' (الطلاق ۶۵: ۴)۔ اس حکم کا حاملہ مطلقہ اور حاملہ بیوہ پر یکساں اطلاق ہو گا، اگرچہ کچھ فقہا نے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔

سعدین میں سے ایک کی وفات اور دوسرے کی بیماری

حجۃ الوداع (فتح مکہ: ترمذی) کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص شدید بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہیں فرماتے کہ آدمی اس جگہ جا مرے جہاں سے ہجرت کر چکا ہے، اس لیے کہا: یا رسول اللہ، مجھے خدشہ ہے کہ سعد بن خولہ کی طرح اس سرزمین میں جان دے دوں گا جہاں سے ہجرت کی تھی۔ آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے شفا دے دے (بخاری، رقم ۲۷۴۲۔ مسلم، رقم ۴۲۲۰۔ احمد، رقم ۱۴۴۰)۔ آپ نے اپنا دست مبارک حضرت سعد کی پیشانی پر رکھا، ان کے چہرے، سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی: اللہ، اس کے جسم اور قلب کو تندرست کر دے اور اس کی بیماری دور کر دے۔ آپ نے انھیں تسلی دی کہ تم ساتھیوں سے پیچھے نہیں رہو گے۔ عجب نہیں، تیری عمر دراز ہو اور تجھ سے کئی لوگوں (اہل ایمان) کو فائدہ ہو اور کچھ آدمیوں (کافروں اور مرتدوں) کو تم سے ضرر پہنچے۔ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ، میرے صحابہ کی ہجرت کی تکمیل کرنا، (ماسوائے جہاد یا حج کے قیام کے) انھیں الٹے پاؤں مکہ واپس نہ لوٹانا۔ آپ نے اس بات پر غم کا اظہار کیا کہ حضرت سعد بن خولہ مصیبت زدہ رہے کہ مکہ میں فوت ہو گئے (بخاری، رقم ۱۲۹۵۔ مسلم، رقم ۴۲۱۸۔ ابوداؤد، رقم ۲۸۶۴۔ ترمذی، رقم ۲۱۱۶۔ احمد، رقم ۱۵۲۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۲۵۶۵۔ المعجم الاوسط،

طبرانی، رقم ۱۱۴۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۰۲۶)۔آپ نے دعا فرمائی (مسند احمد کی روایت میں دو دفعہ): اللہ سعد بن عفرا (خولہ) پر رحم کرے (بخاری، رقم ۲۷۴۲۔ احمد، رقم ۱۴۸۸)۔

فتح مکہ یا حجۃ الوداع

حضرت سعد بن ابی وقاص کی بیماری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی روایت بیان کرتے ہوئے مسلم، بخاری، مالک، طبرانی، بیہقی اور عبد الرزاق نے صراحت کی کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے وقت پیش آیا، ابو داؤد نے وقت کا تعین نہیں کیا، جب کہ ترمذی، بیہقی کی ایک اور شاشی کی ایک روایت میں فتح مکہ کا سال بتایا گیا ہے۔ مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں دونوں روایتیں موجود ہیں۔

مکہ رمضان ۸ھ میں فتح ہوا، فتح کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص بیمار پڑ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں مکہ چھوڑ کر حنین اور طائف روانہ ہوئے، پھر جعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے بعد ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کے مرض کی شدت بڑھ چکی تھی (طبقات ابن سعد، رقم ۳۹۔ احمد، رقم ۱۶۵۸۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۷۸۵)۔ حجۃ الوداع آپ نے دو سال بعد ۱۰ھ میں ادا فرمایا۔ اس روایت میں بیان کردہ ترتیب نقل کرنے کے بعد طحاوی نے فیصلہ کیا کہ فتح مکہ کی روایت درست ہے (شرح مشکل الآثار ۱۳/ ۲۲۰)۔

آٹھویں صدی ہجری کے مورخ تقی الدین فاسی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر جب حضرت سعد بن ابی وقاص شدید بیمار ہوئے کہ انھیں مکہ میں اپنی جان جانے کا خدشہ ہوا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال دو سال پہلے حضرت سعد بن خولہ کی مکہ میں وفات کا ذکر کر کے رنج و غم کا اظہار کیا ہو اور ان کے لیے دعاے مغفرت فرمائی ہو (العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین ۴/ ۵۳۴)۔

مہاجر کو مدینہ میں جان دینی چاہیے

حضرت علاء بن حضرمی کی روایت ہے کہ مہاجر طواف افاضہ کے بعد مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے (بخاری، رقم ۳۹۳۳۔ مسلم، رقم ۳۲۷۶)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: تم میں جس کی مقدرت میں مدینہ میں مرنا ہو، مدینہ ہی میں جان دے، میں یہاں مرنے والے کے حق میں گواہی دوں گا (ترمذی، رقم ۳۹۱۷۔ ابن ماجہ، رقم ۳۱۱۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۷۱۔ احمد، رقم ۵۴۳۷) مرنا تو کسی کے اختیار میں نہیں ہوتا، لیکن اگر ایک شخص مدینہ میں مقیم رہے اور وہاں سے نہ نکلے تو غالب امکان ہے کہ وہیں دم دے گا۔

کچھ بعید نہیں کہ آپ کا یہ فرمان مہاجرین کے لیے مخصوص ہو، کیونکہ ان کے لیے واپس مکہ جا کر مرنا ان کی ہجرت کے منافی ہو سکتا تھا، اسی لیے مہاجرین آخری وقت مدینہ میں گزارنا پسند کرتے تھے، حضرت عمر نے دعا کی: اے اللہ، مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور میری موت تیرے رسول کے شہر میں آئے۔

اولاد

حضرت سعد بن خولہ کی وفات کے بعد جنم لینے والے بچے کے علاوہ ان کی اور اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: کتاب المغازی (واقدی)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، معرفۃ الصحابۃ (ابو نعیم اصفہانی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین (تقی الدین فاسی)۔